Title - GULDASTA-E-SARWARI AL MAROOF BA NOOR AHMADI

Creator - Mohd. Ali Haq Qazimi

Publisher - Matba Tijarati Press (Aligarh).

Date - 1905.

Pages - 53.

Subjects -

المعروف

بتاریخ ۱۲ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۳ھ

مطابق ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۰۵ع

بحسن توجہ جناب سید محمد ابو الحسن صاحب ... نواب امتیاز الدولہ بہادر کے سی ایس آئی

یا فتاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

بندہ درگاہ و خادم بارگاہ سید الکونین رسول الثقلین پیشوائے مرسلین۔ مہبط روح الامین سید اولاد آدم ابو القاسم جناب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ خاکسار عاصی پُر معاصی محمد علی حسن الکاظمی بلگرامی ابن جناب سید محمد اکمل حسین صاحب مدظلہ العالی برادر حقیقی جناب ہدایت مآب میران سید محمد اولاد حسین شاہ صاحب چشتی نظامی بلگرامی مدظلہ العالی۔ ہدیہ ہذا مسمیٰ گلدستہ سرمدی معروف بہ نور احمدی واسطے افادہ عام و نیز برائے مریدان و معتقدان و مستمندان حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین گوہر یکتا صدر نشیں۔ تاج ادبا۔ فخر الاولیا حضرت خواجہ مخدوم سیدنا محمد صلاح الدین حسن چشتی نظامی جرجانی بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ۔ حیز تحریر میں لاتا ہے۔ جناب باری تعالیٰ سے بالتجا امید ہے کہ عاشقان اذکار اولیا و طالبان صادق باصدق و صفا نسخہ ہذا کو اپنا حرز جان بنا کر بعنایت ایزدی و بتوجہ مرشدی فیضان الٰہی حاصل کریں تو دعائے خیر میں فقیر سراپا تقصیر کو نہ بھول جائیں۔

وہا انا اشرع فی المقصود متوکلا علی الملک المعبود

هذه الشجرة طیبه شجرهٔ پیران طریقت چشتیه اهل بهشت رضوان الله تعالی علیهم اجمعین

هر که را باید که بیند جنت المأوی بهشت ❖ هر زمان با صدق خواند شجرهٔ پیران چشت

بسم الله الرحمن الرحیم

یا خدا بهر محمد مصطفی فریاد رس	دستگیر یا توئی هر توندارم هیچکسی
حرمتم داری نگه بهر حسین ابن علی	این غلام است انسازی غیر تو محتاج کسی

تاریخ وفات معه سنه هجری

الهی بحرمت و برکت از و نیاز حضرت مرشد نا واقف خفی و جلی مخدوم سیدنا محمد صلاح الدین چشتی جرجانی بلرامی رحمة الله علیه ـ — ۱۱ شوال

الهی بحرمت و برکت از و نیاز حضرت تاج اولیا مخدوم شیخ محمد نصیر الدین محمود روشن چراغ دهلوی — ۱۸ رمضان المبارک

الهی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت سلطان المشایخ مخدوم سید محمد نظام الدین اولیا محبوب الهی رحمة الله علیه ـ — ۱۸ ربیع الثانی ۷۲۵

الهی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجه مخدوم شیخ محمد فرید الدین بابا گنج شکر بقار رحمة الله علیه ـ — ۵ محرم ۶۶۴

الهی بحرمت و برکت از و نیاز حضرت خواجه مخدوم سید محمد قطب الدین اوشی کاکی دهلی رحمة الله علیه ـ — ۱۴ ربیع الاول ۶۳۳

الهی بحرمت و برکت از و نیاز حضرت سلطان العاشقین هند الولی خواجه سید محمد معین الدین چشتی اجمیری رحمة الله علیه ـ — ۶ رجب ۶۳۳

الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ محمد عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ۔
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شاہ حاجی شریف زندانی رح
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شاہ مودود چشتی پارسا رح
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شاہ ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شاہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شاہ احمد ابدال چشتی باسخا رح
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شاہ شیخ ابو اسحاق شامی چشتی خوش الحان رح
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شاہ ممشاد علو دینوری ابو العلا۔ رح
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شاہ ابو ہبیرہ بصری پیشوا رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شیخ حذیفہ مرعشی شاہ صفا رحمۃ اللہ علیہ۔
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شیخ ابراہیم بن ادہم سلطان بلخی رح
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شاہ فضیل ابن عیاض رح
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شیخ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت خواجہ شیخ حسن بصری امام اولیا رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت امام العارفین ہادی عالم شیر خدا اسد اللہ غالب امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام۔
الٰہی بحرمت و برکت راز و نیاز حضرت سرور عالم سید اولاد آدم ابو القاسم پیشوائے مرسلین مہبط روح الامین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

ایضاً منظوم

ھذہ الشجرۃ منظوم چشتیہ نظامیہ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ اٰلہ واصحابہ واولیاء امتہ بعدد کل حسنۃ وجمالہ -

از طفیل ذات پاک بہر ختم المرسلین
بہر حق اولیاء و بندگان صالحین
حضرت مولا صلاح دین شہ نصیر الدین چراغ
شہ نظام نور مظہر شہ فرید و قطب دین
شہ معین و شاہ عثمان و زندنی و مودود شاہ
شہ ابو یوسف ولی و بو محمد ذی الیقین
شہ ابی احمد و ابی اسحاق و ممشاد علو
بو ہبیرہ شہ حذیفہ و ابن ادہم شاہ دیں
شہ فضیل و عبد واحد شہ حسن حضرت علی
انما الحسنات فی الدارین رب العالمین

(ترجمہ) خوبیاں ہیں دنیا کی زید سے رب العالمین

ایضاً دیگر

المدد وارث صلاح الدین مرشد معنوی
المدد شاہ نصیر الدین چراغ دہلوی
المدد شاہ نظام الدین محبوب خدا
المدد گنج شکر بابا فرید الدین سخی
المدد اے قطب دین اوشی و کاکی بختیار
المدد خواجہ معین الدین چشتی ہند الولی
المدد یا خواجہ عثمان و ہم حاجی شریف
المدد مودود چشتی شاہ ابو یوسف چشتی ناصر دین نبی
المدد اے بو محمد و اے ابو احمد لقب
ہم ابو اسحاق و ممشاد علو دینوری
المدد شاہ امین الدین ہبیرہ باکمال
المدد شاہ سدید الدین حذیفہ مرعشی
المدد یا شاہ ابراہیم ادہم ہم فضیل
المدد اے عبد واحد ہم حسن بصری صفی
المدد مولا علی مرتضیٰ مشکل کشا
المدد اے رحمت عالم رسول ہاشمی

هٰذه الشجرة ثانی چشتیہ نظامیہ نصریہ صلاحیہ در منظوم

رزقنا اللہ تعالیٰ ثمراتہا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اے خداوندا تو ذات کبریا کے واسطے | رحم کر مجھ پر محمد مصطفیٰ کے واسطے
میں ہوں سخت زار اس دہشت میں اسیر | کھول دے مشکل علی مرتضیٰ کے واسطے
خواجہ بصری حسن کا نام لیتا ہوں شفیع | شیخ عبد الواحد اہل بقا کے واسطے
فضل کر مجھ پر طفیل خواجہ ابن عیاض | شاہ ابراہیم بلخی بادشاہ کے واسطے
حضرت خواجہ حذیفہ کا بھی رحم کر | بو ہبیرہ بصری صاحب ہدا کے واسطے
خواجہ ممشاد علوی خاطر مرا دل شاد کر | شیخ ابو اسحاق قطب چشتیا کے واسطے
خواجہ ابدال احمد اور بو محمد مقتدا | خواجہ بو یوسف صاحب صفا کے واسطے
خواجہ مودود چشتی اور خواجہ حاجی شریف | خواجہ عثمان اہل اقتدا کے واسطے
والی ہندستان خواجہ معین الدین چشتی | شیخ قطب الدین قبلہ الاتقیا کے واسطے
کام کر شیریں طفیل خواجہ گنج شکر | شہ نظام الدین محبوب اولیا کے واسطے
دل کو روشن کر طفیل شہ نصیر الدین چراغ | شاہ صلاح الدین چشتی رہنما کے واسطے
خواجگان چشت کا سر پر مرے سایہ رہے | یا خدا شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ کے واسطے
بخش دے اپنی محبت اور قطع کر ماسوا | واسطے پیران شجرہ چشتیا کے واسطے

ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بیان اذکار خفی و جلی و اشغال و مراقبات خاندان چشتیہ نظامیہ بصیریہ

باید کہ با صدق و صفا بطہارت کلیہ ورد کنند۔ بتوجہ مرشدی۔ بسیار فیض و نعمت الٰہی حاصل شود۔ الا شرائط ذیل را نگاہ دارد۔ بدن کلیہ پاک جامہ پاک۔ درستی اعتقاد۔ خشوع و خضوع۔ پابندی نماز۔ تا امکان پابندی اکل حلال و صدق مقال۔ رو بقبلہ شدن۔

چاہیئے کہ بعد نماز تہجد یا بعد نماز عشا توبہ اور استغفار عجز و انکسار سے کرے اور ہاتھ اٹھا کے یہ دعا بحضور قلب پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ عَنْ غَيْرِكَ وَنَوِّرْ قَلْبِيْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ اَبَدًا۔ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ تین بار یا سات مرتبہ تکرار کرے۔ گیارہ بار استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ اور گیارہ مرتبہ درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ حُسْنٍ جَمَالِهٖ پڑھ کر چار زانو بیٹھے۔ اور داہنے پانو کے انگوٹھے سے اور جو انگلی انگوٹھے پاس ہو اس سے رگ کیماس کو کہ بائیں زانو کے اندر ہے مضبوط پکڑے۔ کمر سیدھی رکھے۔ بہیبت و جمعی سے حرمت و تعظیم تمام کے ساتھ خوش الحانی سے ذکر شروع کرے۔ یعنی بعد اعوذ و بسم اللہ شریف باخلاص تمام تین بار کلمہ طیبہ اور ایک بار کلمہ شہادت پڑھ کر سر کو قلب کی طرف کہ زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت کے واقع ہے جھکا کے کلمہ لا کو قوت و سختی سے دل کی اندر سے کھینچکر اور اِلٰہ کو داہنی مونڈھے کی لیجا کے سر کو پشت کی طرف مائل کرکے تصور کرے کہ غیر اللہ کو دل میں سے نکال کر پس پشت ڈالدیا اور دم کو چھوڑ کر لفظ اِلَّا اللّٰهُ کو زور و سختی سے دل پر ضرب مارے اور تصور کرے کہ عشق و نور الٰہی کو دل میں داخل کیا۔ اسی طرح

اسی نفی۔ اثبات کو فکر و ملاحظہ اور واسطہ کے ساتھ دو صد بار کہے۔ اس ذکر میں نو بار۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ دسویں مرتبہ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ بعد ازاں بطور سابق تین بار کلمہ طیب اور ایک بار کلمہ شہادت پڑھے۔ لیکن مبتدی کلمہ لَا اِلٰہَ میں لَا مَعْبُوْدَ اور متوسط لَا مَقْصُوْدَ اور منتہی لَا مَوْجُوْدَ ملاحظہ کرے۔ اسکے بعد لمحہ دو لمحہ مراقب ہونے کے تصور کرے کہ فیضان الٰہی عرش سے میرے سینہ میں آتا ہے۔ فائدہ جب دونوں ہاتھوں کو درمیان ذکر نفی و اثبات زانو پر رکھے۔ تو انگلی شہادت کو حالت نفی میں اٹھا دے کہ اشارہ اوپر فنا غیر کے ہے اور اثبات میں نیچے رکھے کہ اشارہ اوپر ثبوت ہستی مطلوب حقیقی کے ہے۔ اور خاطر کو جمع کرے اور حاضر رکھے اور ذکر کو حرمت و ہیبت اور تعظیم سے کرے۔ فائدہ دیگر۔ حالت نفی میں آنکھ کھلی اور حالت اثبات میں بند کرے۔ پھر نفی و اثبات جسکا اوپر ذکر ہو چکا ہے دو صد مرتبہ کہے۔ اس ذکر کو چار ضربی کہتے ہیں۔ نو بار نفی و اثبات اور دسویں مرتبہ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے لیکن جاننا چاہیے کہ زانو چپ مقام خطرہ شیطانی کا ہے۔ اور زانو راست مقام خطرہ نفسانی کا ہے۔ مونڈہ راست مقام خطرہ ملکی کا ہے اور قلب مقام خطرہ رحمانی ہے

طریق اثبات مجرد۔ چاہیے کہ دو زانو بیٹھے اور کمر سیدھی کرے اور سر کو داہنی مونڈھے پر لیجا کے لفظ اِلَّا اللّٰہُ کو زور اور سختی سے دل پہ ضرب کرے۔ چار صد بار و مادم کرے۔ پھر بطور سابق تین بار کلمہ طیب اور یکبار کلمہ شہادت کہے۔ بعد ازاں لمحہ دو لمحہ مراقبہ ہو کرے۔

طریق اسم ذات۔ پھر ذکر اسم ذات اَللّٰہُ اَللّٰہُ کا کرے اس طرح سے کہ اول حرف ھاء لفظ اَللّٰہُ کو پیش اور دوسرے ھا نہ لفظ اَللّٰہُ کو ساکن

کرے یعنی جزم دے اور آنکھیں بند کرکے۔ سر کو اپنے مونڈھے پر سے لفظ مبارک اللہ اللہ کی دونوں ضرب جہر و قوت سے دل پر مارے۔ اس ذکر اسم ذات دو ضربی کو چھ سو بار دمادم کرے۔ لیکن دسویں گیارہویں بار اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی معہ ملاحظہ معنی کے کہتا رہے تاکہ کیفیت و لذت ذکر کی و دفع غفلت و دفع خواب حاصل ہو۔ بعد ازاں بطور سابق تین بار کلمہ طیبہ اور یکبار کلمہ شہادت کہے۔

طریق اسم ذات مجرد۔ پھر یک ضربی اسی طرح سر کو جانب داہنی مونڈھے کے کھینچ کرے لفظ مبارک اللہ کو دل پر سو بار دمادم ضرب کرے۔ بعدہ تین بار کلمہ طیبہ اور یکبار کلمہ شہادت پڑھکر۔ درود شریف اور استغفار گیارہ گیارہ بار پڑھ کے دعا مانگے۔ اور مناجات کرے کہ الٰہی تو ہی مقصود و رضا تیری مطلوب ہی اور مجکو تو محبت قلبی عطا فرما۔ آمین بحرمت النبی و آل امجاد و اصحاب ارشاد و اولیاء امتہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

طریق شغل اسم ذات۔ چاہیے کہ زبان کو تالو سے لگائے۔ دل سے جسقدر ہوسکے رات دن تصور کیا کرے تلک پختہ ہو کر بے تکلف ذکر قلبی جاری ہو جاوے۔

طریق شغل نفی و اثبات برائی دور شدن خطرات فاسدہ

جاننا چاہیے کہ صورت خناس کی مثل اژدھا کی ہی اور سونڈہ رکھتا ہے۔ اور اسپر کانٹے زہر دار ہیں۔ جسوقت مرید یا طالب سے کوئی قصور ہوتا ہی یا کھانا ناوجہ سے کھاتا ہی تو خناس قوت پکڑتا ہی اور اپنے پر زہر سونڈ کو اسکے

یعنی (مرید کے) دل پر پہیرتا ہی اور وہ زہر اُسکے یعنی (مرید کے) دل میں
اثر کرتا ہی اُس سے سیاہی پیدا ہوتی ہی۔ پس جب مرید بعد توبہ و استغفار کے
پاس انفاس میں ساتھ ذکر جلی و خفی کے مشغول ہوتا ہی۔ خناس ضعیف ہوجاتا ہی
اور دل صفائی قبول کرتا ہی۔ فائدہ۔ پس جس وقت کہ خطرہ سخت فاسد اور بد
عقیدہ دل میں قرار پکڑ لیے۔ کلمہ لَا اِلٰہَ کو دل سے اُٹھا دے اور خیال کرے کہ
خنّاس تو خود ہی دل پر حملہ کرے ہوئے مثل سانپ کے بیٹھا ہی اُسکی دم مقراض
لَا اِلٰہَ سے پکڑے ہوئے کھینچتا ہی۔ اور داہنی مونڈھے تک پہونچا کر ضرب کلمہ
اِلَّا اللّٰہُ کی دل پر بہت زور سے ضرب مارے۔ اور خیال کرے کہ صدمہ ضرب
اِلَّا اللّٰہُ کا دل سے خناس کے سر پر پڑا اور پاش پاش ہوا اور اندر سے باہر گرا
اسی طرح کشاکش اور دادم میں مشغول رہے۔ بعونہ تعالیٰ تہوڑے عرصہ
میں خطرہ فاسد دور ہوجاوے۔ اور خنّاس خطرہ دہندہ ہلاک ہوجاوے
دل مثل آئینہ کے صاف و منور بنور ذکر ہوجاوے۔ اس شغل میں ملاحظہ
شرط ہی۔

طریق مراقبہ۔ چاہئے کہ دو زانو نمازی کی طرح سر جھکا کر بیٹھے اور دل کو
غیر اللہ سے خالی کرکے حق سبحانہ تعالیٰ کی حضوری میں حاضر رکھے۔ اول اعوذ
و بسم اللہ شریف پڑھکر تین بار اَللّٰہُ حَاضِرِیْ (اللہ حاضر ہے)۔ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ (اللہ دیکھنے والا ہے)۔ اَللّٰہُ مَعِیْ (اللہ ساتھ میرے ہے)
یعنی زبان سے تکرار کرکے پھر مراقبہ ہوکے ان کے معنوں کا دل میں ملاحظہ کرے
اور تصور کرے یعنی جانے اللہ سبحانہ تعالیٰ حاضر ناظر میرے پاس ہے۔
اس جاننے میں اسقدر خوض کرے اور مستغرق ہو کہ شعور غیر حق کا نرہے
یہانتک کہ اپنی بھی خبر نرہی۔ اگر ایک آن بھی اس سے غافل ہو تو مراقبہ نہوگا
طریق دیگر۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ انوار الٰہی کو کہ ہر زمان و

و مکان میں موجود ہی جیسا کہ وجود ہستی اُسکی کا ہر جگہ ثابت نہیں ملاحظہ کرے مستغرق
ہو جاوے - فائدہ ابتدائے حال میں تکلف سے مراقبہ ہوگا - رفتہ رفتہ
ایسا ہو جاویگا کہ ایک لمحہ بھر بھی اُس سے نکل نہ سکیگا - مگر یہ بتدریج حاصل ہوتا
ہی تنگ ہو کر ترک نہ کرے -

طریق ذکر نفی و اثبات بذریعہ پاس انفاس - چاہیئے کہ اپنے انفاس پر
آگاہ و ہوشیار رہے کہ بے ذکر اللہ کے کوئی دم نہ گذرے خواہ ذکر جلی ہو خواہ
خفی - پس وقت نکلنے سانس کے دم کے ساتھ لا اِلٰہَ اور وقت داخل ہونے
سانس کے دم کے ساتھ اِلَّا اللّٰہُ کہے دہن بستہ - بے حرکت زبان خیال
سے دم کو ذاکر کرے اور نظر ناف پر رکھے وہاں سے ذکر جاری کرے -

طریق ذکر اسم ذات بذریعہ پاس انفاس - اسکا ہر دم ذاکر رہے -
یہ کہ لفظ مبارک اللہُ کو سانس کے ساتھ اوپر کھینچے اور لفظ ھُو کے ساتھ
سانس کو چھوڑ دے - اس ذکر کو خیال و دہیان سے ایسی کثرت و مشق کرے
کہ دم دم ذاکر اور مستغرق بذکر ہو جاوے فائدہ - مستغرق بذکر جاگتے و سوتے
ہر حال میں ذاکر رہے حتیٰ کہ ذکر حیات و پاس انفاس حاصل ہو اور دل ماسوا
اللہ سے پاک صاف اور نورانی ہو کر تمر تجلیات اور ارادت غیبی کا ہو -

طریق زیارت قبور

عوام مومنوں کی زیارت قبور یوں ہے کہ قبلہ کی طرف پشت کر کے میت کے
سینہ کی طرف منہ کرے ایک بار سورہ فاتحہ و تین بار قل ہو اللہ اور
تین مرتبہ درود شریف پڑھکر بطفیل حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اسکا ثواب بخشے ۔ اور جب گورستان میں کئے یہ الفاظ کہے ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَہْلَ الْقُبُوْرِ خواہ یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَہْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ ۔ اور جو کسی بزرگ وصلحاء کا مزار شریف ہو تو منہ اسکے سینہ کی طرف کرکے بیٹھے اور اکیس مرتبہ چار ضربیوں سے یہ کہنے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ اور تین بار سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھے اور دل کو سب خطروں سے خالی کرکے اس بزرگ کے سینہ کے سامنے کرے ۔ اس طرح اس بزرگ کی روح کے برکات اس زیارت کرنے والے کے دل میں پہونچینگے ۔

طریق استمداد :-

استمداد کا طریق یہ ہی کہ جو بزرگ و اولیاء اللہ مشہور ہیں انسے اس طرح استمداد چاہے کہ سرہانے مزار شریف کے اوپر انگلی رکھکر سورہ بقر مفلحون تک پڑھے ۔ پھر پائنتی انگلی رکھکر آمَنَ الرَّسُوْلُ آخر سورہ تک پڑھے اور ان سے کہے کہ یا حضرت میں اللہ تعالی سے فلاں کام کیواسطے جناب الٰہی میں التجا کرتا ہوں ۔ حضور بھی میرے واسطے دعا فرمائے اور شفاعت میں میری مدد کیجیے ۔ پھر رو بقبلہ ہوکے خدا تعالی سے دعا مانگے ۔

یا خدا بہر جناب مصطفٰے ۔ بہر اصحاب رسول دوسرا
حضرت صدیق تاج المومنین ۔ یار غار آں شفیع المذنبین
قاتل اعدائے دیں حضرت عمر ۔ جان نثار و عاشق خیر البشر
حضرت عثمان با حلم و حیا ۔ حامی دین رسول دوسرا

ساقی کوثر علی نامدار — فاتح خیبر شہ دلدل سوار

از طفیل فاطمہ بنت نبی — از طفیل شاہ شبر ابن علی

بہر شبیر شہید کربلا — بہر ازواج حبیب کبریا

از طفیل انبیا و اولیا — از طفیل اصفیا و اتقیا

بخشدے لطف و کرم سی مجکو تو — قول محکم ہے تیرا لاتقنطوا

سر پہ عصیاں کا ہی گو بار عظیم — ہی بھروسہ تیری رحمت پہ کریم

یا الٰہی صد درود صد سلام

بہ نبی و آل و اصحابش تمام

قصائد و غزلیات حمدیہ و نعتیہ شاعران فصیح و بلیغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا صاحب الجمال و یا سید البشر	من وجهك المنير لقد نور القمر
لا يمكن الثناء كما كان حقه	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

وصلی اللہ علی نورٍ کزو شد نورہا پیدا	زمین از حب او ساکن فلک در عشق او شیدا
محمد احمد و محمود وی را خالقش بستود	کزو شد بود ہر موجود وزو شد دیدہا بینا
ازو در ہر تنے دستے وزو در ہر دلے شوقے	ازو بر ہر زبانے ذکرے وزو در ہر سرے سودا
نہ ایوب از بلا راحت نہ یوسف حشمت و شوکت	نہ عیسیٰ آں مسیحی دم نہ موسیٰ آں ید بیضا
اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم	نہ آدم یافتی توبہ نہ نوح از غرق نجینا
دو چشم نرگسینش را کہ مازاغ البصر خوانند	دو زلف عنبرینش را کہ واللیل اذا یغشیٰ
ز سر سینہ اش جاہی الم نشرح لک	ز معراجش چہ می پرسی کہ سبحان الذی اسریٰ

دیگر

روشن جہاں میں ہر جا پاتا ہوں نور تیرا	ہر شے میں دیکھتا ہوں پیارے ظہور تیرا
از ماہ تا بماہی تیری ہی بادشاہی	دکھلا رہا ہے عالم کیا کیا ظہور تیرا
گلشن میں چپکے چپکے لیتے ہیں نام غنچے	اور بلبلوں میں یہاں ہر سمت شور تیرا
کیوں تاب لا کے گرتے غش کھا کے طور پر وہ	گر چوندھیاتا دنیا موسیٰ کو نور تیرا
گر ٹھہرتا تصور تیرا ہمارے دل میں	کچھ پوچھتے نشاں ہم تجھ سے ضرور تیرا
صد حیف ہو کے انساں کچھ بھی کریں کہ ہم	کرتے ہیں ذکر ہاں ہم وحشی طیور تیرا

منصور کا یہ منہ تھا کہتا جو وہ انا الحق — برپا کیا ہوا تھا پیارے فتور تیرا
بنتے ہی بندہ بت پی لی سے مئے محبت — آنکھوں میں وہ نشہ ہے دلمیں سرور تیرا

بیدم کی آرزو ہے ہر دم یہ جستجو ہے
ملجائے کاش اسکو قرب حضور تیرا

دیگر

اے صدر ایوان رسل اے بزم شمع انبیا — خورشید برج سلطنت جمشید تخت کبریا
طٰہٰ و یٰسین نام تو انا فتحنا کام تو — قرآن زحق پیغام تو ای آفرینش را بہا
نامت محمد آمدہ محمود و حامد آمدہ — دین تو سرمد آمدہ بوالقاسم کنیت ترا
نور دل آدم توئی کام ہمہ عالم توئی — زخستہ را مرہم توئی ہر درد را داروا
ترک فلک ہندوی تو نور فلک سر نور تو — واللیل وصف موی تو شمس حکایت والضحیٰ
ہم صدر بدر عالمیں ہم تاج فخر آدمی — ہم انبیا را خاتمی ہم مجتبیٰ ہم مصطفیٰ
جنت سرای یار تو رضوان امانت دار تو — دی از گل رخسار تو فردوس اعلیٰ را صفا
دل خستگان را شاد کن ما را زغم آزاد کن — از عاشقانت یاد کن بخرام در کوئی سخا
اے اختر برج کرم از روضہ بیرون نہ قدم — تا از رخت چون صبحدم گیرد ہمہ عالم ضیا

چوں احمد جامی نہاں دارد گناہ بیکراں
از حق بخواں اے کامراں عفو گناہ این گدا

دیگر

پھرے زمانہ میں چار جانب نگار یکتا تمہیں کو دیکھا — حسین دیکھے جمیل دیکھے ولیک تمسا تمہیں کو دیکھا
اگرچہ اس گلشن جہاں میں ہزاراں گل ہیں رنگ دیگر — شمیم خوشبوئی روح پرور و صد مہکتا تمہیں کو دیکھا
فلک پہ ہیں مہر ماہ روشن زمیں پہ ہیں شاہدان پرفن — مگر بناز و ادا سے شیریں عزیز دلہا تمہیں کو دیکھا
حبیب محبوب خاص حق داں جمیل مقبول فخر خوباں — وہ جنکو کہتے ہیں جان جاناں خدا کا پیارا تمہیں کو دیکھا

زمیں پہ اجسام جنکے مقتول فلک پہ اجرام جنکے شیدا
بشر اس انداز و اس ادا کا نہیں کو دیکھا نہیں کو دیکھا

دیگر

ضیاء دیدۂ حق بیں سے ہے وہ جسپارہ محمد کا
کہ ہے اللہ کا دیدار نظارہ محمد کا

فلک پر کوئی حیراں کوئی آوارہ محمد کا
فدا ایک ایک ثابت اور سیارہ محمد کا

خبر تھی سب سے اُسپر اخلاق کبریائی کی
کہ تھا روح الامیں طفلی سے ہرکارہ محمد کا

فلک کی حرکتوں سے کھل گیا از بائے فان کے
کہ برسوں رہ چکا ہے عرش گہوارہ محمد کا

لیا گردوں پہ اُنکے شربت دیدار کا پیاسا
مسیحا بھی تھا بالتحقیق دکھیارہ محمد کا

اذاں ہے نوبت اُس سلطان دین کی کوس شاہی کا
سدا بجتا ہے پانچوں وقت نقارہ محمد کا

پہنچ لیگا جناں میں جبکہ ایک ایک امتی اُن کا
کہیں اُسوقت ہوگا غم سے چھٹکارا محمد کا

دیگر

لکھوں کیا جلوۂ زیبا صلاح الدین چشتی کا
نبی کا جلوہ ہے جلوہ صلاح الدین چشتی کا

وہ گویا دیکھ آئے ہیں مزار سرور عالم
جنھوں نے دیکھا ہے روضہ صلاح الدین چشتی کا

محبت ہے مرے دل میں صلاح الدین چشتی کی
زباں پر ہے مرے کلمہ صلاح الدین چشتی کا

ہزاروں مشکلیں آساں ہو جائینگی اکدم میں
زباں سے نام جو لیگا صلاح الدین چشتی کا

رہیں حامی مرے غوث اور خواجہ ہیں رہبر
رہے سر پر مرے سایہ صلاح الدین چشتی کا

محبت ہے تو ہو دل میں صلاح الدین چشتی کی
زباں ہے تو ہو کلمہ صلاح الدین چشتی کا

کوئی کچھ بھی کہے لیکن غلام خاص ہے خادم
صلاح الدین چشتی کا صلاح الدین چشتی کا

دیگر

اُس دلربا صنم کا جب سے کیا نظارا ۔ آنکھیں دکھا کے اُسنے بہوت مجکو مارا
کچھ بس چلا نہ اپنا بیساختہ پکارا ۔ دل میرود ز دستم صاحبدلاں خدارا
دردا کہ راز پنہاں خواہد شد آشکارا

ناصح نہیں مرا دل کعبہ کا آرزومند ۔ بدنام عاشقی ہوں لٹیا ہی کیوں مجھے پند
بزم بتاں کا جانا ممکن نہیں کہ ہو بند ۔ در کوی نیکنامی ما را گذر ندادند
گر تو نمی پسندی تغییر کن قضا را

دریائے عاشقی ہی آفت کا موج انگیز ۔ اور راستہ ہی اندھیری ملاح کو ہی پرہیز
طوفان نے کر دیا ہی جام حیات لبریز ۔ کشتی شکستگانیم اے باد شرطہ برخیز
باشد کہ باز بینم آں یار آشنا را

دیگر

ہمنے در پردہ تجھے ماہ جبیں دیکھ لیا ۔ اب نکر پردہ کہ او پردہ نشیں دیکھ لیا
ہم نظربازوں سے تو چھپ نہ سکا جان جہاں ۔ جس جگہ جا کے چھپا ہمنے وہیں دیکھ لیا
نام سنتے ہو تیرا کون و مکان میں پایا ۔ لامکاں کا تجھے کہتے ہیں مکیں دیکھ لیا
تیرے دیدار کی تھی ہمکو تمنا سو تجھے ۔ لوگ دیکھیں گے وہاں ہمنے یہیں دیکھ لیا
عشق تک پہنچا ہی جہاں عقل نہ پہونچیگی وہاں ۔ پر سدرہ ہی رہا روح الامیں دیکھ لیا
تجھ سوا جو ہی سو وہ وہم و گماں ہی بیشک ۔ اتبو انصاف سے دکھیاں کے تجھی دیکھ لیا
سنکے حق بینی کا مضمون غزل میں مری ۔ اہل تحقیق کہیں گے کہ کہیں دیکھ لیا
اُس سے پوچھے کوئی توحید کے مضمون ساقی
اُس نے احمد کو احد کے ہی قریں دیکھ لیا

دیگر

ہر ایک دل والہ و شیدا ہی محبوب الٰہی کا ۔ جہاں میں ہر طرف غوغا ہی محبوب الٰہی کا

ہمیں کچھ غم نہیں ہی تابش خورشید محشر سے
ہمارے سر پہ ایک سایہ ہی محبوب الٰہی کا

بہت اندہوں کی انکھیں کھولدیں او کان بہروں کے
دم اقدس دم عیسیٰ ہی محبوب الٰہی کا

جہانمیں شور وغوغا ہی ہر ایک کے سر میں سودا ہی
جسے دیکھا وہ دیوانہ ہی محبوب الٰہی کا

مزار پاک پر قربان شب کو چاند ہوتا ہی
یہ دن کو مہر پروانہ ہی محبوب الٰہی کا

انسے عالم پناہی ہی وہ محبوب الٰہی ہیں
وہ پیارا حق کا حق پیارا ہی محبوب الٰہی کا

نظام الدین سی حسن نظام الدین دنیا ہی
پر تیر قضا ربا ہے محبوب الٰہی کا

ولی ہی وہ محمد مصطفےٰ کے دین کا رہبر
در فردوس ایک کوچہ ہی محبوب الٰہی کا

جہانمیں ہر کسیکو ایک سہارا ہی بہر سے پر
غلاموں کو فقط تکیہ ہی محبوب الٰہی کا

جو کچھ علوی نشہ میں بکتا رہتا ہی تو بکنے دو
لو یہ انداز مستانہ ہے محبوب الٰہی کا

دیگر

میری انکھوں میں ہی جلوا علاء الدین صابر کا
میں دیوانہ ہوں مولانا علاء الدین صابر کا

گدا اس استانہ کے نہ چاہیں تاج سلطانی
عجب دربار ہی مولا علاء الدین صابر کا

چلوا ای تشنگانے جام وحدت دشت کلیر کو
ہی امڈا فیض کا دریا علاء الدین صابر کا

پھر نوبت آگئی جاتا ہی ایک عالم زیارت کو
بجا ہی ہند میں ڈنکا علاء الدین صابر کا

جسے منظور ہو شان الٰہی دیکھنی ظاہر
وہ اکر دیکھ لے جلوہ علاء الدین صابر کا

نکھایا آپ کھانا اور زمانہ کو کھلاتے تھے
لقب اس صبر کا پایا علاء الدین صبابر کا

تمنا گلشن فردوس کی دنیا میں ہو جسکو
وہ اکر دیکھ لے روضہ علاء الدین صابر کا

ہوئی مسجد شہید اور دب گئے جو تھے وہاں حاضر
خدا کا قہر ہی خدا علاء الدین صبابر کا

کوئی پوچھے کہ اکبر کسکا بردہ ہی تو کہدونگا
علاء الدین صابر کا علاء الدین صابر کا

دیگر

جہاں میں ہر طرف جلوا ہی مخدوم شنائی کا
میرا اول والہ و شیدا ہی مخدوم شنائی کا

بھلا تعریف کیا ہو اوبیاں کیا انکا رتبہ ہو
علی مرتضی دادا ہی مخدوم شنائی کا

مرض روحی ہو یا جسمی شفا دونوں سی ملتی ہی
عجب دربار شاہانہ ہی مخدوم شنائی کا

چلو اے عاشقان فن شراب عشق پینے کو
کھلا وحدت کا مے خانا ہی مخدوم شنائی کا

تصدق اپنے مرشد کے کہ جسنے آن احدیر
بنایا مجکو دیوانہ ہی مخدوم شنائی کا

فرشتوں سی لحد میں یوں کہو نگا پوچھتی کیا ہو
یہ خادم خاص مستانہ ہی مخدوم شنائی کا

دیگر

عاشق بدنام کو پروائے ننگ و نام کیا
آپ جو ناکام ہو اسکو کسی سے کام کیا

ہر میں جب دلبر نہو کس طرح دل بہلتا ہی
جب نہو آرام دل تو باسے دل آرام کیا

ابتدائے عشق میں ہم تو گئے جاں سی گذر
انتہائے عشق میں ہو دیکھیے انجام کیا

جو کہ مضطر شیفتہ ہیں زلف و روئے یار کے
وہ سمجھتی ہی نہیں ہیں کفر کیا اسلام کیا

دیگر

دلم در ہستی آوارہ شد آوارہ تر بادا
تنم از بیدلی بیچارہ شد بیچارہ تر بادا

بتاراج اسیران زلف تو عیار میدارد
نجون ریز عزیزان چشم تو عیارتر بادا

رخت تازہ ست بہر مردن خود تازہ تر خواہم
دلت خارست بہر کشتن من خارہ تر بادا

گرا اے زاہد دعا خیر میگوئی مرا ایں گو
کہ آں آوارہ کوئے بتاں آوارہ تر بادا

دل من پارہ گشت از غم نہ زاں گونہ کہ بہ گردد
اگر جاناں بدیں شاد ست یارب پارہ تر بادا

ہمہ گویند کز خوں خوارش خلق بجاں آمد
من ایں گویم کہ بہر جان من خونخوارہ تر بادا

چوں با نزد ہم خو کرد خسرو باد چشم تر

اگرچہ در صورت گدائی میکنم — گنج معنی در دل ویران ماست
گر کسے برہاں طلب دارد ز من — نور حق در جان ما برہان ماست

احمدا سر را فدا کن در رہش
سر فدا کردن رہ یاران ماست

ودیگر

تھا شب کو خیال رخ نیکوئے محمد — رویا میں نظر آیا مجھے روئے محمد
تھی عطر فشاں چار طرف بوئے محمد — اترائیں نگاہیں جو پڑیں سوئے محمد
عاشق ہوں دل و جان سے شہ دوسرا کا — آنکھوں میں سمایا ہے مرے کوئے محمد
زاہد ہے سوا اپنا طرف قبلہ جھکائے — عاشق ہوں مرا کعبہ ہے ابروئے محمد
جبریل کو اول جو یہ جلوہ نظر آیا — دل لوٹ گیا دیکھتے ہی روئے محمد
حیران ہوئی عقل ملک جن و بشر کی — دیکھا جو کبھی آئینہ روئے محمد
اس پہ تو پڑی مہر ہوئی بخت رسا کی — جو خواب میں دیکھے رخ نیکوئے محمد
بجلی کی طرح برق تجلی بھی تڑپ جائے — بے پردہ اگر ہو رخ نیکوئے محمد
خورشید کا جلوہ نہ تجلی ہے قمر کی — پھیلی ہوئی ہے روشنی روئے محمد
ہر ماہ میں گھٹ بڑھ کے فلک پہ مہ نو — ابروئے محمد ہی کبھی روئے محمد
آئے نہ خزاں باغ میں پژمردہ نہ ہوں گل — پڑ جائے اگر سایہ ابروئے محمد
رہ جائے قیامت میں سیہ کاروں کا پردہ — کھل جائے اگر دامن گیسوئے محمد
محبوب کے غم میں بہائے کوئی آنسو — گر دیکھے سرو قد دلجوئے محمد
بلبل کو محبت کبھی ہوتی نہ چمن سے — پھولوں میں نہیں جاتی اگر بوئے محمد

رضواں جو دم مرگ ذرا بھی ہوا اشارہ
اترائی ہوئی جان سے چلے سوئے محمد

دیگر

خبرم رسید کامشب لب نگار خواهی آمد
سر من فدای راهی که سوار خواهی آمد

همه آهوان صحرا سر خود نهاده بر کف
بامید آنکه روزی بشکار خواهی آمد

کششی که عشق دارد نگذاردت بدینسان
بجنازه گر نیایی بمزار خواهی آمد

بلبم رسید جانم تو بیا که زنده مانم
پس از آنکه من نمانم بچه کار خواهی آمد

مئی لست خون مردم که تو مینخوری مادم
مخور اینقدر که فردا بخمار خواهی آمد

بیک آمدن ربودی دل و دین صبر خسرو
چه شود اگر بدینسان دو سه بار خواهی آمد

دیگر

شاهدان جان بیازار آمدند
یوسفان بهر خریدار آمدند

ای بت من بهر پابوسی تو
مومنان در زیر زنار آمدند

شاهدان خود نما پیش رخت
از تحیر نقش دیوار آمدند

در سوالت ای کلیم بی دهان
بی زبانها هم بگفتار آمدند

فارغ از حب نظربازان تو
سوی محشر بهر دیدار آمدند

شاهی غفاری تو چون جوش زد
بندگان کفر گنهگار آمدند

آن کسان کز درد علوی واقف اند
سر بکف در کوی سردار آمدند

دیگر

عشق اکنون مهربانی می کند
جان جان امروز جانی می کند

کیمیای کیمیا سازست عشق
خاک را گنج معانی می کند

گه چو روح الله طبیبی می کند
گه خلیلی میزبانی می کند

روز و شب شوریدگانِ عشق را
چوں محمد پاسبانی می کند

دیگر

غرقهٔ دریائے عصیانم خدایا دستگیر — وز گناہِ خود پشیمانم خدایا دستگیر
اے حضور طاعتی دارم نہ ذوقِ حاجتے — زیر بارِ جرم و عصیانم خدایا دستگیر
در میانِ فتنہ آخر زماں افتادہ ام — از چنیں آشوبِ دورانم خدایا دستگیر
مفلس و عورم ندارم زادِ راہِ آخرت — از تو باشد چشم احسانم خدایا دستگیر
دست آویزے ندارم غیر لطفِ عام تو — ناامید از جملہ خلقانم خدایا دستگیر
آفتاب عمر من رو در زوال آوردہ است — با جل دست و گریبانم خدایا دستگیر
دیو و شیطاں گر کنندم وسوسہ در وقت مرگ — از فن و وسواس دیوانم خدایا دستگیر

ہر کسے فردا ز چیزے دم زند اے قطب دیں
تو بگو من از ضعیفانم خدایا دستگیر

ایضاً

اے میرے صابر پیارے بے خبر — آپڑا ہوں در تمہارے بے خبر
درد اپنا کس سے کہوں میں تم بلا — دین و دنیا کے سہارے بے خبر
ہجر نے پھونکا ہی میرا تن بدن — اٹھتے ہیں دل سے شرارے بے خبر
فقر ہی تم سے جہاں میں جلوہ گر — دین احمد کے ستارے بے خبر
فرقت تم نے رلایا ہے مجھے — کوچہ و بازار سارے بے خبر
یا علاء الدین تم بن کون ہے — ہادی و مولا ہمارے بے خبر

خادمِ مسکیں بیچارہ ناتواں
کس کے در پر جا پکارے بے خبر

دیگر

یا صلاح الدین تیرے مقتل میں آنا ہی ضرور / تیغ سے تیری ہمیں سر کو کٹانا ہی ضرور

خلق بوسہ دیتی ہے لے مولا دلی کو تیرے / کیونکہ یہ خانۂ خدا کا آستانہ ہی ضرور

ہم کو کیا مطلب کسی سے ہم ہیں دیوانہ تیرے / جام مے وحدت ہمیں تجھو پلانا ہی ضرور

عشق تیرا کھینچ لاتا ہے ہزار دل کو یہاں / جام مقصد آنکھ سے بھی تجکو پلانا ہے ضرور

گو ہر دل گم ہوا ہے کوئے جاناں میں مرا / چھانتا ہوں یا نگی ہٹی اسکو پانا ہی ضرور

جان و دل اسلام و دیں سب تیری خاطر کھو چکی / خادم مسکین کو اتو منہ لگانا ہے ضرور

دیگر

بیکارم و باکارم چوں مد بحساب اندر / گویائم و خاموشم چوں خط بکتاب اندر

گر شادم و گر غمگین از حال تو دم غافل / میگریم و می خندم چوں طفل بخواب اندر

اے زاہد ظاہر بیں از قرب چہ می پرسی / اندر من و من [illegible] آب اندر

دریا رود از چشم لب تر نشود از وے / این طرفہ عجائب ہیں لب تشنہ باب اندر

در سینہ نصر الدین جز عشق نمی گنجد / این طرفہ تماشا بیں دریا بحباب اندر

دیگر

عاشق یارم مرا با کفر با ایماں چہ کار / تشنہ دردم مرا با وصل با ہجراں چہ کار

از لب جاناں تمی یابم نشان زندگی / بس مرا ایجانِ من با جان و با جاں چہ کار

کشتۂ عشقم مرا از شحنۂ دوراں چہ غم / مفلس عورم (عیب دار) مرا با زمرۂ دیواں چہ کار

قبلہ و محراب من ابروئے دلدارست و بس / این دل شوریدہ را با این و با آں چہ کار

چونکہ اندر ہر دو عالم یار می باید مرا / با بہشت و دوزخ و با حور و با غلماں چہ کار

ہر کہ از خود شد مجرد در طریق عاشقی ... از غم و درد دلش حق آگاہی یا درماں چہ کار

صورت مرداں چہ خواہی سیرت مرداں گزیں ... مرد عاشق پیشہ را با صورت ایوان چہ کار

حافظا گر عاشق و مستی دگر رہ باز گوے

عاشقی یارم مرا با کفر و با ایماں چہ کار

دیگر

دی مست میرفتی نظارہ کردم از با یکطرف ... شد تیر را مراق عنان پیچید عمدا یکطرف

تا برخ زیبائے تو افتادہ زاہد را نظر ... تسبیح و زہدش یکطرف ماندہ مصلا یکطرف

تیرے کہ زد بر دلم پیدا ستاں تا غایت لبن ... پیکان بہ گلکش یکطرف سوفار پرہا یکطرف

در چاہ ذقن گوئی خود افتادہ بینی بندہ را ... تن یکطرف جاں یکطرف سر یکطرف پا یکطرف

سلطان خوباں میرود ہر سو ہجوم عاشقاں ... پابک سوالاں یکطرف مسکیں گدا یکطرف

نوشیں شراب لعل او شد مجلس با پیچ بر ... ساقی صراحی یکطرف مستاں سبو یکطرف

جاں خسرو دل خستہ را خول بختن فرمودہ است

خلقے بمنت یکطرف آں شوخ تنہا یکطرف

دیگر

دکھا دو اپنا جمال صاحب رکھو گے منہ پر نقاب کبتک

تمہارا عاشق ہوا ہے رسوا کرو گے اسکو خراب کبتک

تمہاری فرقت میں نیم جاں ہوں مثال بسمل تڑپ رہا ہوں

تم اپنے شیدا کا حال دیکھو جدا رہو گے جناب کبتک

خراب خستہ وطن کو چھوڑا تمہاری خاطر بتوں کو توڑا

ملے نہ اب پھر بھی ہم سے صاحب کرو گے ہمکو عذاب کبتک

ہوئی ہے تم سے مجھی محبت پڑی ہے زلف دوتا سے الفت

دکھادو للہ اپنی صورت سہوں بھلا اضطراب کبتک
نہیں ہے جینے کا اعتبار استم نکرا ے فلک خدارا
دکھادے اُسکا رخ [illegible] انقلاب کبتک
تمہاری الفت میں مر رہا ہوں تمہیں یاد کر رہا ہوں
ہیں چشم اشکوں سے بھر رہا ہوں دلا دگی احباب کبتک
تمہارے زیر قدم پڑا ہوں کرم بہ [illegible] خدارا
[illegible]

دیگر

یا رسول اللہ بدرگاہت پناہ آوردہ ام
[illegible] آوردہ ام

یا شفیع المذنبین بار گناه آورده ام
بر درت این بار با پشت دوتا آورده ام

غیر تو ملجا [illegible]
رحم کن یا سیدی حال تباه آورده ام

جز تو دیگر دستگیر [illegible]
با هزاران انفعال روسیاه آورده ام

گرچه عصیان [illegible]
آیت لا تقنطو بر خود گواه آورده ام

چشم رحمت برکشا موی سفید من نگر
گرچه از شرمندگی روی سیاه آورده ام

چار چیز آورده ام شاها که در گنج تو نیست
بیکسی و ناکسی و عجز و گناه آورده ام

دیگر

ابر سیہ گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
برق تجلی روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

در عدن [illegible]
مشک ختن ہیں موئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

گرچہ [illegible] بالا
سرو قد و لجوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کاش ہیں ہر غم سے [illegible] اپنے ہمکو [illegible]
پیچ و خم گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خاکِ شفا ہی غبارِ مدینہ آبِ بقا انہارِ مدینہ
دار الشفا ہی کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حدسی بڑہی جب حولِ قیامت تب گہبراکر بہر شفاعت
کل کی نظر ہو سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ایسی تپش میں بارِ خدایا تیرے عرش کا پائے سایہ
بیدلؔ مدحت گوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دیگر

دیدہ لبریزم سراپا انتظارے کیستم
ذوق دیدارے کہ دارم بیقرارے کیستم

کشتۂ آں خالِ مشکیں بستۂ زلف سیاہ
گر مسلماں نیستم زنّار دارے کیستم

گشتہ صیاد دلم از زخمِ شمشیرِ نگاہ
نیم بسمل گشتہ ام یارب شکارے کیستم

صید دام افتادہ را صیاد میگرد قفس
حیرتے دارم کہ یارب من شکارے کیستم

حافظم در مدرسہ دردسے کشم در میکدہ
سخت حیراں گشتہ ام من در شمارے کیستم

دیگر

زمن بیہودہ گرد کوچہ و بازار میگردم
مذاق عاشقی دارم پئے دیدار میگردم

خدایا رحم کن بر من پریشاں وار میگردم
خطاکارم گنہگارم بحالِ زار میگردم

شرابِ شوق مینوشم بگرد یار میگردم
سخن مستانہ میگویم ولی ہشیار میگردم

خطایم را عفو فرما گناہم را نکو گرداں
مریض ناتوانم بیکس و ناچار میگردم

گہی خندم گہے گریم گہے افتم گہے خیزم
مسیحا در دلم پیدا ست و من بیمار میگردم

ہزاراں غوطہا خوردم دریں دریائے بے پایاں
برائے گوہر معنی بدریا قعر می گردم

بیا ساقی عنایت کن تو مولانائے رومی را
غلام شمس تبریزم قلندر وار میگردم

دیگر

عاقلان معذور دارندم که من دیوانه ام / تا بوصالش آشنا گشتم ز خود بیگانه ام
یار همچون گنج آمد در دل ویران نشست / گشت روشن از فروغ روی او کاشانه ام
نیستی باشد نشان عاشقان کوی او / بر سر کویش فنا [illegible] زان [illegible] ام
گشته ام رسوای عالم در غم عشقش ببین / [illegible] افسانه ام
بیخودی گر میکنم ای محتسب منعم مکن / [illegible] پیمانه ام
اهل ظاهر گر بصورت می پرستی میکنند / من بمعنی مست از جام می جانانه ام

آتش سودای دلبر [illegible]
زان چو آتش [illegible] ام

[illegible]

منم آن نقطه بیضا که نور الله بودستم / تجلی طور آن بودم کلیم الله بودستم
من آنم که جا کردم به بطن عصمت مریم / من آن روحم که با اعجاز روح الله بودستم
من آن جوشم که در طوفان نوح [illegible] بودم / من آن آتش که گلزار خلیل الله بودستم
ملائک کرده پیشش سجده [illegible] بودم / من آن نورم که با آدم صفی الله بودستم
انا فی کل شیء لیس مثلی شی من الاشیاء / ازل بودم ابد بودم [illegible] الله بودستم
منم پیدا منم پنهان منم مظهر منم ظاهر / [illegible] الله بودستم

جواب آن غزل گفتم که مولانای رومی گفت
من آن روزم که در بحر جمال الله بودستم

رباعی

ای پیر ز عشق تو خود را قلندر ساختم / زلف تو زنجیر کرده در گلو انداختم
دیده بودم روی تو دل بسته بودم خود بتو / دیده و دانسته خود را در بلا انداختم

دیگر

اے بادشاہ انس و جاں مشتاق دیدار توام
اے رہبر پیغمبراں مشتاق دیدار توام

باشم درین رنج و محن از گردش چرخ کہن
اے تکیہ گاہ بیکساں مشتاق دیدار توام

مضطر دلم را شاد کن از قید غم آزاد کن
اے کاشف بند جہاں مشتاق دیدار توام

اے مظہر نور خدا بر تو شود جانم فدا
دارم تمنا ہر زماں مشتاق دیدار توام

تو گل گلزار جاں من بلبل آتش زباں
تو ماہتاب و من کتاں مشتاق دیدار توام

محو جمالت کن مرا غرق وصالت کن مرا
ہوشم ربا اے دلستاں مشتاق دیدار توام

مسکین نذیر خستہ جاں با صد تمنا ہر زماں
ذکر تو دارد بر زباں مشتاق دیدار توام

دیگر

دیر سے ہم در دولت پہ صدا دیتے ہیں
آج دیکھیں ہمیں صابر مجھے کیا دیتے ہیں

بھول جاتا ہے جو کلیر کی تیری کوئی راہ
حضرت گنج شکر آکے بتا دیتے ہیں

نہیں بخت میں کچھ میرے مگر اے صابر
آپ بگڑی ہوئی تقدیر بنا دیتے ہیں

چٹکیاں لیتی ہے رہ رہ کے جگر میں فریاد
نالۂ دل مرے رک رک کے فرا دیتے ہیں

اپنے بندہ کو بنا دیتے ہیں ہم ہیں مولا
شان یوں بندہ نوازی کی دکھا دیتے ہیں

مرے صابر تیرے قرباں میں پکاروں کبتک
منہ سے فریاد و خدا کیلئے ہاں دیتے ہیں

ادب آموز حقیقت میں ہیں جلوے تیرے
سبق انی انا کا وہ پڑھا دیتے ہیں

رحم کر رحم حسین ابن علیؑ کا صدقہ
تیرے محتاج تیرے در پہ صدا دیتے ہیں

دیگر

اے شہ صلاح الدین من ہادی دین من ⁂ اے فارغ از تفہیم من وے برتر از امکان من

پوشیدہ چوں جاں میری اندر میان جان من ⁂ سر جوانان ہیں اے رونق بستان من

چوں آمدی اندر برم شد کفر ایماں چاکرم ⁂ اے دیدن تو دین من وے روی تو ایمان من

اے مالک جن و پری شے قبلہ حاجت دری ⁂ بر حال خادم رحم کن آں شعلہ پایان من

دارم خیالت روز و شب اے مظہر نور خدا ⁂ اے مہر تو آئین من کن جلوہ بر بالین من

بر حال زار کاظمی گاہے نظر بر من فگن

اے سید مختار من رحمے بحال زار من

زخم دل گمراہ من جز تو نگر دو ملتئم ⁂ اے شہ بیجاہ من وے پیر حق آگاہ من

دیگر

نیرنگیاں تمہاری ہمکو ستا رہی ہیں ⁂ پیارے ادائیں تیری دل کو لبھا رہی ہیں

تیری نگہ کا مارا کوئی نہ بچ سکے گا ⁂ کار خدنگ ناوک آنکھیں دکھا رہی ہیں

یہ شور و شر تمہارا دل کو بہت ہی بھاتا ⁂ جی میں یہ مرے آہیں ہو میں مچا رہی ہیں

ہم بیخودی میں اپنے جو کچھ کہ کہہ رہے ہیں ⁂ یہ خود ادائیں تیری ہم کو سکھا رہی ہیں

دیکھو صفی نے ہمکو ہے خادمی عطا کی

دل میں مرے ادائیں اسکی سما رہی ہیں

دیگر

خواجہ خواجگاں معین الدین ⁂ فخر کون و مکان معین الدین

سر حق را بیاں معین الدین ⁂ بے نشاں را نشاں معین الدین

مظہر و جلوہ گاہ نور قدم ⁂ آفتاب جہاں معین الدین

مرشد و رہنمائے اہل صفا ⁂ ہادی انس و جاں معین الدین

عاشقاں را دلیل راہ یقین ⁂ سد راہ گماں معین الدین

رباعی

عاشقی چیست بگو بندهٔ جانان بودن — دل بدست دگران دادن و حیران بودن
سوی زلفش نگهی کردن و رویش دیدن — گاه کافر شدن و گاه مسلمان بودن

دیگر

ای تاجدار خواجگان خواجه صلاح الدین حسن — ای پیشوای مقبلان خواجه صلاح الدین حسن
ای چارهٔ بیچارگان معشوق جملهٔ عاشقان — ای رهنمای گمرهان خواجه صلاح الدین حسن
روشن چراغ پیر تو بزم مریدان میر تو — جن و پری خدام تو خواجه صلاح الدین حسن
دست تو دست ایزدی فیض تو فیض سرمدی — شان تو شان احمدی خواجه صلاح الدین حسن
در عشق تو دیوانه ام از ماسوا بیگانه ام — تو شمع من پروانه ام خواجه صلاح الدین حسن
فرزند فرزند نبی دلبند دلبند علی — محبوب معشوق ایزدی خواجه صلاح الدین حسن

خادم نذیر خسته جان ز تو همین خواهد امان
فریادرس ای مهربان خواجه صلاح الدین حسن

دیگر

ای لبت آب حیات و ای قدت سرو چمن — ای رخت خورشید خاور ای خطت مشک ختن
همچو ابروئیت بچشم من کم آید ماه نو — چون لب لعلت نمی باشد عقیق اندر یمن
تا رخت دیده است گل در باغ ای سرو روان — بر تن خود چاک میسازد ز خجلت پیرهن
رشتهٔ جان من است آن یا سر موی میان — ذرهٔ خورشید یا درج در است آن یا دهن
بوسه میخواهم ز تو لب با دندان میگزی — میکنی جانم جراحت بار دیگر جان من
عاشق رو زرد توام ای شاه خوبان جهان — این حکایت را بدانند آشکارا مرد و زن
مرد حافظ در غمت در گردن تو خون من — داد من بستانند از تو روز محشر ذوالمنن

دیگر

مبتلائے ہجر یار م الغیاث شاید وستان — از فراقش سخت زارم الغیاث شاید وستان

می طپم چوں مرغ بسمل درمیان خاک و خون — ننگرد در من نگارم الغیاث شاید وستان

از فراق خویش ہمچوں دشمنانم می کشد — زانکہ او برادوست دارم الغیاث شاید وستان

دیدۂ آخر کہ چوں بودم عزیز در گہش — ننگرید اکنوں چہ خوارم الغیاث شاید وستان

غصہا و نامرادی میکشم از دست او — زہرہ نہ گاہے برآرم الغیاث شاید وستان

یاد نارد او ز من سکین کی نپرسد حال من — ہمچنیں یار سے نہ دارم الغیاث شاید وستان

جا لقم مستمع قتل تحمد نزد یار سیہ ذیر د ز من — غم فرستد یادگارم الغیاث شاید وستان

یار من باشند گر ز ننگ عراقی وار ہم — گر نپے او شمارم الغیاث شاید وستان

دیگر

مرے دلمیں سہی حسرت مرے مولا صلاح الدین — دکھادو اپنی اک صورت مرے مولا صلاح الدین

تپ دوری سے سب تن من ہوا یہ خاک جل بھنکر — ہی کیسی آتش فرقت مرے مولا صلاح الدین

ہر اک جا ذکر ہی تیرا بیاباں اور عمارت میں — جہانمیں ہی تیری شہرت مرے مولا صلاح الدین

تیری تیغ نگہ سے جو ہوا ہی کشتہ و بسمل — وہ میں ہوں دیکھلو حالت مرے مولا صلاح الدین

سمایا ہی تو ہی دلمیں تیرا نقشہ ہی آنکھوں میں — مجھے ہی بس تیری ہی چاہت مرے مولا صلاح الدین

تیرا ہی نور نے دلبر نظر آتا ہی ہر شے میں — تیری طلعت ہی کیا طلعت مرے مولا صلاح الدین

گدا ہیں ہم تیرے در کے ہمیں دے بھیک اے مولا — تو ہی ہی مخزن دولت مرے مولا صلاح الدین

شراب معرفت تو نے پلائی سارے عالم کو — ہمیں بھی دی ہی الفت مرے مولا صلاح الدین

تو اولاد حسین اکمل صفات سے ہے مرشد کامل — تیری خادم کو ہی چاہت مرے مولا صلاح الدین

دیگر

اے شہنشاہ حقیقت تاجدار لامکاں — واقف اِنّی اَنَا اللہ در عیان و در نہاں
اے ظہور کُنتُ کنزاً الٰی معلیٰ شانِ تو — یا معین الدین چشتی خواجہ کل خواجگاں
اے حبیب و اسد مطلق نورِ جانِ مصطفیٰ — در ولایت چوں علی حسین ثانی در جہاں
مالک اربعہ عناصر مظہر ایں ہر چہار — قطب دین گنج شکر ہم بر نظام الدین عیاں
کس نرفتہ از درت محروم سائل اے کریم — تا کہ مصداق فلا تنہر ز قرآں شد عیاں

ضامن مسکین سگ درگاہ میدارد امید
الغیاث اے قبلہ گاہ عاجزان و بیکسان

دیگر

دلا خاک رہ کوئے محمد شو محمد شو — ز ہر سو بے بیا سوئے محمد شو محمد شو
بہر دم سجدہ جاں سوی ابروی محمد کن — بروئے قبلہ روئے محمد شو محمد شو
تجرد پیشہ گیر از قید عالم وارہاں خود را — اسیر حلقہ موئے محمد شو محمد شو
باخلاق الٰہی متصف بودن اگر خواہی — سراپا سیرت خوئے محمد شو محمد شو
بکن خالی مشام از بوی گلہائی جہاں اے دل — بیا دلدادہ بوئے محمد شو محمد شو

نیاز اندر دلت گر مہر عرفان خدا باشد
فدائے شان دلجوئے محمد شو محمد شو

دیگر

باغ جہاں میں ایک گل رعنا تمہیں تو ہو — عالم ہی جس پہ واله و شیدا تمہیں تو ہو
ہاں ہاں انھیں لبوں سے تو مردے جلائے ہیں — کہتا تو ہوں حضور مسیحا تمہیں تو ہو
عالم ہی مبتلا تیرے حسن و جمال پر — کونین میں دلوں کی تمنا تمہیں تو ہو
میں کیا بتاؤں قبلہ عشاق کون ہے — سب جانتے ہیں کعبہ دلہا تمہیں تو ہو

انجان بنکے پوچھتے ہیں کس اداسے وہ
فطرت ہی جنکا نام وہ رسوا تمہیں تو ہو

دیگر

کردہ سنبل را پریشاں موئے تو
سحر دار وانز روئے جادوئے تو
ترک من ایں مہ غلام روئے تو
حملہ ترکان جہاں ہندوئے تو
در فراق تو نہادم جان و دل
ہر دو بر طاق خم ابروئے تو
ہیچ آید در دلم غیرے تو نیست
یا توئی یا بوئے تو یا خوئے تو
خون من گر ریخت در کویت چہ باک
خوں بہائے ماست اندر کوئے تو

چند پرسی کہ خسرو را کہ کشت
غمزۂ تو چشم تو ابروئے تو

دیگر

شروع کردم بہ بسم اللہ کہ گویم بر نفس یا ہو
بجز یا ہو و یا من ہو نگویم غیر الا ہو
نفس تا در بدن دارم بیاید دست بگذارم
ہمیشہ در ہمیں کارم نگویم غیر الا ہو
مثال فاختہ کوکو بہر دم میزنم ہو ہو
قلندر وار یا من ہو نگویم غیر الا ہو

ز عشق یار دم در دم سر و پا میزنم ہر دم
ہمیشہ بود ایں وردم نگویم غیر الا ہو

دیگر

نرگس اندر باغ حیراں از نگاہ چشم تو
مست آہو در بیاباں از نگاہ چشم تو
گل کند چاک گریباں از نگاہ چشم تو
خار دارد گل بداماں از نگاہ چشم تو
غمزہ جادوی تو اینک بمیدان قتال
کار خنجر کرد پنہاں از نگاہ چشم تو
باہزاراں حسن و خوبی دامن گل در چمن
چاک گشتہ تا گریباں از نگاہ چشم تو

گل منم بلبل منم پیش تو اے رشک چمن
گاه نالاں گاه حیراں از نگاه چشم تو

قمریاں کوکو نمایاں عندلیباں صد ہزار
در فراق یار نالاں از نگاه چشم تو

حال جامی را چه پرسی تیر خورده در جگر
گاه افتاں گاه خیزاں از نگاه چشم تو

دیگر

بدست مکر شیطانی مرا مسپار یا الله
ہوای حرص نفسانی ز من بردار یا الله

ز شر نفس اماره نگاہم دار یا الله
ہوائے غیر خود کلی ز من بردار یا الله

منم درمانده ام محزوں تو ئی فریاد رس بیچوں
چنینم با دل پر خوں فرو مگذار یا الله

نه دنیا و نه عقبی میدارم نه عقبی را خطر دارم
مرا چیزے نمی باید بجز دیدار یا الله

ره دور است در پیشم ندارم توشه در ویشم
ببخش از رحمت خویشم تو ئی غفار یا الله

ز سر تا پا گنهگارم حقیقت سخت بدکارم
نظر بر فضل تو آرم تو ئی غفار یا الله

یکے دانم یکے خوانم یکے در دل گره بستم
بدل تصدیق میدارم زباں اقرار یا الله

گواہی میدہم حقا که جز تو نیست معبودے
زبان و دل موافق شد بدیں گفتار یا الله

خداوندا تو میدانی که بد کردم ز نادانی
بدست مکر شیطانی مرا مسپار یا الله

خداوندا گنهگارم گناه بیحد دارم
رہائی ده ازیں کارم باستغفار یا الله

خداوندا تو غفاری بعیب من تو ستاری
بفضل خود نگهداری مرا جبار یا الله

خداوندا تو مولائی ز رویم دور کن سیاہی
بتاریکی و تنہائی مرا بسپار یا الله

بحق آنکه معبودی محمد را تو بستودی
بهر چیزیکه خوشنودی تو ہم دار یا الله

من آں کاکی که بد کردم ہمه آنچه ناسزا کردم
مکن چوں کاک رخ زردم در آں بازار یا الله

دیگر

مولا مرے آقا مرے سرکار مدینہ — دکھلا دو خدارا مجھے دربار مدینہ
ہو کاش میسر مجھے وہ دن بھی الٰہی — ان آنکھوں سے دیکھوں در و دیوار مدینہ
گلزار مدینہ کی عجب شان ہے دل پر — ہر پھول سے بڑھکر ہے مجھے خار مدینہ
بلوا کے شہا روضۂ عالی پہ اب اسکو — للہ دکھا دیجئے دیدار مدینہ
میں دیکھتا ہوں انکو بھی حسرت کی نظر سے — آجاتے ہیں جو سامنے زوّار مدینہ

اب تو اسے للہ بلا لیجئے شاہا
یہ خادم مولا ہے طلب گار مدینہ

دیگر

من پاکباز عشقم ذوق فنا چشیدہ — آہوئے دشت ہو یم از پا نسو آرمیدہ
بد پردہائے وہمی ما را حجاب دیدہ — دیدیم روئے جاناں ایں پردہا دریدہ
چوں آفتاب معنی بر جان من درخشید — گشتیم بچشم مردم چوں مردمک بدیدہ
من نور ذات حقم اے صاحب بصیرت — در صورتم اگر چہ از خاک آفریدہ
در صورتم نظر کن اندر مرقع خلق — نقاش دست قدرت تصویر من کشیدہ
روح الٰہیم من جان خدائیم من — از صنعت عجیبہ در آب و گل دمیدہ
من جلوہ گاہ ذاتم ہم مظہر صفاتم — ہم اصل کائناتم نور نشش آفریدہ
آئینہ پر صفاتم خجام خدا نمائیم — ہم عین و ہم جدائیم اے مرد برگزیدہ

قول نیاز بشنو یعنی ز خود بروں شو
چوں از خودی برآئی باشی خدا رسیدہ

دیگر

اے ماہ عالم سوز من از من چرا رنجیدۂ — اے شمع شب افروز من از من چرا رنجیدۂ
یکشب ترا مہمان کنم تا جان و دل قرباں کنم — جائے تو در چشماں کنم از من چرا رنجیدہ

ای جانِ من جانانِ من سوی نگر سلطانِ من — یکشب بیا مہمانِ من از من چرا رنجیدہ
رنجیدہ رنجیدہ از من گنہ چہ دیدہ — دایم گنہ بخشیدہ از من چرا رنجیدہ
بنگر ز عشقت چون شدم سرگشتہ و مجنون شدم — چون لالہ پر خون شدم از من چرا رنجیدہ
من عاشقِ دیوانہ ام اندر جہان افسانہ ام — تو شمع و من پروانہ ام از من چرا رنجیدہ
اگر بمیرم در غمت خونم شود بر گردنت — فردا بگیرم دامنت از من چرا رنجیدہ
ای سرخوش بالای من ای دلبر رعنای من — لعلِ لبت حلوای من از من چرا رنجیدہ

من معدیٔ دلخواہ تو لئے ابروئے تو ماہ تو
سعی یا نگاہ خواہ تو از من چرا رنجیدہ

دیگر

گدا ہوں میں تمہارا یا محی الدین جیلانی — نگر سوئیم خدارا یا محی الدین جیلانی
کفایت ہے ہمیں روزِ قیامت بہرِ بخشایش — تمہارا ایک اشارہ یا محی الدین جیلانی
تمہارے عشق کا بیمار ہوں تم تا دمِ آخر — یہی مطلب ہے سارا یا محی الدین جیلانی
مریں تجھ پر کیوں اللہ کو طالب ہے تو تو اب — پیارے کا ہی پیارا یا محی الدین جیلانی
مجھے ہے محبت دو کر کر وہاں نیا دی — نہیں دل کو گوارا یا محی الدین جیلانی
بغیر از دستگیری کے تمہارے دنوں عالم مرا — نہیں اپنا گذارا یا محی الدین جیلانی

تمہارے عشق و الفت میں اگر میں کاش مر جاؤں
تو جی جاؤں دوبارہ یا محی الدین جیلانی

دیگر

یا رسول اللہ حبیبِ خالقِ یکتا توئی — برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی
نازنینِ حضرتِ حق صدر بدرِ کائنات — نورِ چشمِ انبیا چشم و چراغِ ما توئی
در شبِ معراج بودے جبرئیل اندر رکاب — پا نہادہ بر سرِ گنبدِ خضرا توئی

یارسول اللہ تو دانی آستانت عاجزند | عاجزاں راپیشوا اور رہنمائے ما توئی

شمس تبریزی چہ داند نعت تو ہمچو کسے
مصطفیٰ و مجتبیٰ و سید اعلیٰ توئی

دیگر

سلطان جہاں ولیوں کے ولی یاخواجہ معین الدین ولی
مقبول خدا اولادِ علی یاخواجہ معین الدین ولی

ہے نقش حفاظت نام تیرا تعویذ مجھے یہ خوب ملا
واللہ ہے نادِ علی یاخواجہ معین الدین ولی

یا نوح کرم چشتی لقبی دو پار لگا کشتی کو مری
یہ طوفان بلا میں ڈوب چلی یاخواجہ معین الدین ولی

للہ خبر لو شاہ جہاں اب دوسے تمہارے جاؤں کہاں
میں چھان پھرا ہر ایک گلی یاخواجہ معین الدین ولی

اک جلوہ دکھا دو بہر خدا دل سوز الم نے پھونک دیا
اب آتش غم سے جان جلی یاخواجہ معین الدین ولی

اے بادِ نسیم فیض و عطا اس غنچہ دل کو میرے کھلا
یہ شاخ کبھی پھولی نہ پھلی یاخواجہ معین الدین ولی

تم سرور ریاض عز و شرف تم قمری باغ شاہ نجف
تم رنگ بہار علم ازلی یاخواجہ معین الدین ولی

جب روح مری تن سے نکلے یہ گلبن باغ چشت بنے
کھل کھل کے کہے ہر ایک کلی یاخواجہ معین الدین ولی

اے ابر کرم دریائے عطا صدقے سے تیرے ہو میری دعا

مقبول جناب لم یزلی یا خواجہ معین الدین ولی
روشن ہی تمہیں سب حال ولی اک عرض فقط ہی تم سی یہی
ہو دونوں جہاں میں بات بھلی یا خواجہ معین الدین ولی

دیگر

یا مرشد تابندہ پرور مخدوم صلاح الدین ولی — آقا میرے سرور مخدوم صلاح الدین ولی
حامی مرے میرے یاور مخدوم صلاح الدین ولی — ہادی مرے میرے رہبر مخدوم صلاح الدین ولی
تم شیر خدا کے دلارے ہو محبوب خدا کے پیارے ہو — تم خاص خدا کے ہو دلبر مخدوم صلاح الدین ولی
آوارہ ہوں ناکارہ ہوں لیکن سرکار تمہارا ہوں — اب چھوڑ کے تم کو میں جاؤں کدھر مخدوم صلاح الدین ولی
گو لاکھ بلاؤں میں ہوں پھنسا لیکن تو بھی میرے مولا — کافی ہی تمہاری ایک نظر مخدوم صلاح الدین ولی
جس دل میں ترا کاشانہ تھا جو دل ترا خلوت خانہ تھا — اس دل میں ہی رنج و الم کا گذر مخدوم صلاح الدین ولی
کس سی کہوں کون سنے میری خبر آپکے سوا حضرت عالی — جو بیتی ہی میرے جی پر مخدوم صلاح الدین ولی
جب دم میری نکلی تن سی یہ گلبن باغ چشت سے — ہر ایک کلی سے کہے کھل کھلکر مخدوم صلاح الدین ولی

سب حال دلی روشن ہی مگر اک عرض ہی خادم یا رہبر
رہی دونوں جہاں میں تمہاری نظر مخدوم صلاح الدین ولی

دیگر

ای چہرہ زیبای تو رشک بتان آزری — ہر چند وصفت میکنم در حسن زان بالاتری
تو از پری چابکتری در برگ گل نازکتری — وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجایب دلبری
آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام — بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری
ہرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوب تر — شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ یا مشتری
من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی — تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری
عالم ہمہ یغمای تو خلق جہان شیدای تو — آن نرگس رعنای تو آوردہ رسم دلبری

خسرو غریبست و گدا افتادہ در شہر شما
باشد کہ از بہر خدا سوی غریبان بنگری

دیگر

خوں روتا ہوں ہجر میں شام و سحر یا سید ناشہ وارث علی
یہی لت لگی ہے تم ہو آٹھوں پہر یا سید ناشہ وارث علی
اے آئینۂ حسن نبوی اے عکس جمال مصطفوی
ہم شان و ہم شکل حیدر یا سید ناشہ وارث علی
گر نار ہو تو وہ نور بنے اور خاک بھی سرمہ طور بنے
تم دیکھ لو جسکو ایک نظر یا سید ناشہ وارث علی
ادنی تیرا ذرہ خاک نشین جو ہے تیرے روضہ کی زیر زمین
ہے رشک وہ ماہ و اختر یا سید ناشہ وارث علی
جس روز سے قید الم میں پھنسا بیدم ہوا ایسا کہ دم نہ رہا
اب لیجیے مرشد حضور خبر یا سید ناشہ وارث علی

دیگر

جانم توئی جانا توئی در دل توئی در جان تو
گاہی ز دامن شم کنی گاہی فراموشم کنی
در خانہ ام مونس توئی ہر جا روم ہمراہ توئی
معشوق ما اے شاہ صوفی سیدا توئی مہمان تو
رحمت توئی رحمت توئی در دل توئی در جان تو
اینجا توئی آنجا توئی در دل توئی در جان تو

ای شمس تبریزی توئی ہم مبتدی ہم منتہی
عالم توئی آدم توئی در دل توئی در جان توئی

دیگر

کر دے للہ عنایت کی نظر یا شاہ جیلانی
کہ ہو دور سب ایذا و ضرر یا شاہ جیلانی

نہیں دوری سے مجکو چین تڑپتا ہی یہاں دم ہر — تڑپتا ہوں خدارا لو خبر یا شاہ جیلانی

ثمر لائے شجر اپنا تمناے محبت کا — جو جلدی سے کرو تم بار ور یا شاہ جیلانی

زہے کلمہ زبان پر یاد بس دل میں تمہاری ہو — جہاں کی دستگیری ہو وے سفر یا شاہ جیلانی

دکھاؤ خواب میں اپنا مجھے تم ردے نورانی — یہی ہے ورد بس شام و سحر یا شاہ جیلانی

تمہیں ہو عاشق یزداں تمہیں ہو دلبر یزدانی — تمہیں حال سناؤں سے ہو دق یا شاہ جیلانی

پھر و نہیں مثل پروانہ کروں جاں کو تصدق میں
تمہارے روضہ تک گر ہو گذر یا شاہ جیلانی

دیگر

اے تاجدار چشتیاں مخدوم صابر کلیری — اے پیشوائے عارفاں مخدوم صابر کلیری

اے فخر جملہ خواجگاں مخدوم صابر کلیری — مطلوب جان عاشقاں مخدوم صابر کلیری

آمد ہجوم عاشقاں بر در گشت گریہ کناں — لطفے با ایں خستہ دلاں مخدوم صابر کلیری

اے تاج وحدت بر سرت اے مہر برج معرفت — مسجود عالم بر درت مخدوم صابر کلیری

عالم ہمہ عشاق تو آشفتہ و مشتاق تو — لا تقنطو مصداق تو مخدوم صابر کلیری

دست تو دست ایزدی فیض تو فیض سرمدی — شان تو شان احمدی مخدوم صابر کلیری

رحمۃ للعالمیں ہے اسو یہ ہیں محبوب سبحان العالمیں
مخدوم جملہ کاملیں مخدوم صابر کلیری

دیگر

آمدی بر روے شیدی ہمچو سکار آمدی — با تو دی خود تماشا سوئے بازار آمدی

خویشتن را جلوہ کردی اندریں آئینہ ہا — آئینہ رسم نہادی خود باظہار آمدی

در بہاراں گل شدی و سیر گلزار آمدی — بعد ازاں بلبل شدی و نالہ زار آمدی

شور منصور از کجا و دار منصور از کجا — خود زدی بانگ انا الحق بر سر دار آمدی

گفت قدوسی نقیبے در فنا و در بقا
خود بخود آزاد گشتی خود با ظہار آمدی

دیگر

یا علاء الدین سلطان کلیری — رہنمائے ناغریباں کلیری
غوث اعظم مظہر اسرار رب — شیخ برحق قطب دوراں کلیری
سر جھکاتے ہیں تمامی اولیاء — در حضور خاں فلیشاں کلیری
بادشاہ اولیاء و اتقیا — السلام اے شاہ شاہاں کلیری
رحمت اللعالمین محبوب رب — السلام اے شاہ خوباں کلیری
ورد ہے جن و بشر کا رات دن — سرور کل جن و انساں کلیری
ظل رحمت میں پناہ دیجو مجھے — اے پناہ بے پناہاں کلیرے
عشق کا ساغر پلا دیجئے مجھے — کیجئے اس سگ کو انساں کلیری
نور عرفاں سینہ میں بھر دیجئے — اے محیط بحر عرفاں کلیری
حج بیت اللہ اور بیت رسول — ہو نصیب از فضل و احساں کلیری
علم ہو اولاد میری کو نصیب — اُنپہ ہو امداد یزداں کلیری
رہ بزرگوں پہ مرے دایم کرم — اور برائے جان پاکاں کلیری
نفس و شیطاں سے بچا کر رکھ شہا — وہ رہیں مغلوب ہر آں کلیری
نعمت ایماں سلامت رہ مجھے — ہو سوال قبر آساں کلیری
دستگیری حشر میں بھی کیجئے — دیکھلوں دیدار رحماں کلیری

کاظمی کی التجا یہ ہو قبول
صدقہ گنج شکریاں کلیری

دیگر

بہار باغ سبحانی گل تر شاخ صمدانی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی
معاون اہل اسلامی تو احیاء مسلمانی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی
تو بر اسرار دل واقف حقیقت جان سینائی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی
ز مہرت تابشی شود ہر ذره چون خورشید نورانی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی
توئی مقبول ربانی توئی منظور سبحانی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی
تو شاه ملک دیانی ز تو ماه چرخ ایقانی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی
تو ماه سنجری شاہا تو مہر ملک جیلانی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی
منم بنده تو آقائی منم پاکر تو سلطانی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

عنی این مصرع بر خوانی کہن سطے سبحہ گردانی
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

دیگر

بده دست یقین ای دل بدست شاه جیلانی — که دستش دبود اندر حقیقت دست یزدانی
امیر کردستگیر ہے غوث اعظم قطب ربانی — حبیب سید عالم ہے محبوب سبحانی
ز شان شان یحیی بیان سر مکنونی — بسیرت مثل پیغمبر بصورت مرتضی ثانی
سراپا جلوه حسنی تمامی نہر تابانی — کہ ز یعقوب بیش گر باشد اینجا ماه کنعانی

نیابد اندر جناب پاک او از قدسیان باید
کہ آید جبرئیل از بہر کار و بار دربانی

دیگر

انت منی کہ سنایا یار نے — رخت ہستی کو تیت پھنایا یار نے
تن کو جسمی کرکے روحانی کیا — جان کو روحی بتایا یار نے
راز المعنی ہو اللہ کرکے فاش — نقش غیریت مٹایا یار نے

دیکھے لیلیٰ کا ہمیں حسن و جمال — آپ کو مجنوں بنایا یار نے

دیکھے تم اَلفقر کا جامِ طہور
ہم سے سبحانی کہایا یار نے

دیگر

زہے عز و جلال بو ترابِ فخر انسانے — علی مرتضیٰ مشکل کشائے شیرِ یزدانی
ولی حق وصی مصطفےٰ دریائے فیضانی — امامِ دو جہانی قبلۂ دینی و ایمانے
امیر کشورِ تقدیر شہ اقلیمِ عرفانے — خدا گو کہ خدا بینی خدا دانی خدا شانے
انیس محفل انسی جلیس مجلس قدسی — سرور جان خاصانی نشاط روح پاکانی
سر ظلمت کشائے مشعل تاریکئ عالم — سراپا جلوہ نور تمامی ماہ تابانے
پیغمبر بر سر منبر نشست و خواند مولائیش — کہ نا مولائیش را باشد اندر خلق برہانی

نیاز اندر قیامت بیر و ساماں نخواہی شد
کہ از حب تولائے علیؑ داری تو ساماں نے

دیگر

صورت میں میرے پیارے جو کچھ کہی سو تو ہی — ہے دل میں ہمارے جو کچھ کہی سو تو ہی
ہے عشق نے یہ جلوہ ہمکو ترا دکھایا — ہوش و خرد اسد ہائے جو کچھ کہی سو تو ہی
بجتا ہی گھر میں اپنے گھڑیال کی طرح سے — شام و سحر نگاہ جو کچھ کہی سو تو ہی
ہمنے رہائی پائی دونوں جہاں سے وا دل — اب ہیں تجھے سہاری جو کچھ کہی سو تو ہے

پردہ اٹھا دوئی کا خادم نے تجھکو دیکھا
ہم تم ہیں ایک پیارے جو کچھ کہی سو تو ہے

دیگر

اے جلوہ گہہ رویت ہر شے جہتے وہر رو ئے — راہ تو او کوئے تو ہر راہ و ہر کوئے

اے قبلہ ایمانم وے جان و دل جانم — رو سوئے تو گردانم ہر طرفے و ہر سوئے

با آنکہ مبرائی از وصمت رنگ و بو — رنگ تو و بوئے تو ہر رنگے و ہر بوئے

می بینم انا الحق زن ہر ذرہ ز مہر تو — ما اعظم شانی گو ہر تارے و ہر موئے

اندر دل ہر قطرہ دریاست ز موج اندر — خود بحر محیط استی این ہر نہرے و ہر جوئے

این جملہ ضمائر را مرجع توئی ای جانان — تعبیر ز تست آنک ہر مائے و ہر موئے

اندر عشق تو رفت ست نیاز از خود
از تست کز و ہست این ہر ہائے و ہر ہوئے

دیگر

دلا دست طلب بکشا بدرگاہ شہنشاہی — نظام الدین و الملۃ علیہ رحمۃ اللہی

امیر عالم آرائے ظہیر دین و دنیائے — شہنشاہ علی جاہی بشان حق آگاہی

محیط فیض و ارشادے بعلم فقر آشنائے — سراپا حسن جان بخشے ہمہ جانان بجوئے

دُر دریائے تجریدی گل بستان تفریدی — بشکل و صورت انسان نمایان ذات اللہی

شبستان جہان شد ہمچو روز روشنی روشن — کہ طالع گشتہ از آفاق عالم اینچنین ماہے

گرفتہ صورت قالی بنیرش ہیچ حالی — زبان شمع شد در مدح او مرغ سحرگاہے

بخاشاک وجود دم زد نگاہ گرم او آتش — بر دل آز آسمان شد شعلۂ شمشیر کاہے

ز شوق عشق محبوب الٰہی آنچنان گشتم — کہ تصویرم مصور گشتہ بر صورت آہے

چہ غم داری نیاز از رفتن تنہا ازین عالم
کہ سلطان المشائخ یار جان تست ہمراہے

دیگر

غوث الاعظم بمن بے سر و ساماں مددے — قبلۂ دین مددے کعبۂ ایماں مددے

گوہر درج صفا شمع شبستان ہدے — معدن لطف و عطا چشمۂ یزداں مددے

قبلۂ اہل کرم کعبۂ ارباب ہمم ... صاحب جود اتم نائب حماں مددے
مرشد وہادی واللہی ومولا ہستی ... لطف فرما سوئے حال غریباں مددے
غوث الاعظم مددے پاشہ جیلاں مددے
شاہ شاہاں مددے مرشد پاکاں مددے

دیگر

چشم مستے عجبے زلف درازے عجبے ... ۱۰ ... می پرستے عجبے فتنہ طرازے عجبے
جان و دل بالب زلف تو پیامے دارد ... گفتگوئے عجبے راز و نیازے عجبے
از ازل تا بہ ابد مرغ دل افتد بسجود ... طاق ابرو عجبے حسن نمازے عجبے
بوالعجب حسن و جمال و خط و خال گیسو ... سرو قد عجبے قامت نازے عجبے
بہر قتلم چو کشد تیغ بہم سر بہ سجود
ادہ نازے عجبے من بہ نیازے عجبے

قصیدہ در مدح حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین خواجہ مخدوم مرشدنا وسیدنا محمد صلاح الدین حسن چشتی نظامی جرجانی بلرامی رحمۃ اللہ علیہ

بحر عرفان اصلاح الدین ہما نا گوہر است ... بر سپہر خواجگی و مجد مہر انور است
صدر شیخان تاج ادبا فخر اولاد حسین ... خضر طینت شیث سیرت غرہ اسر فقرا است
اصلش اقوم جدش اکرم خاندانش محترم ... روح اعظم شان مفیض جود در خشک و تر است
فضل او فضل علی لطفش ولطف حسن ... جود او جود تقی و علم علم جعفر است
بحر عرفان ہدایت چرخ جاں را آفتاب ... رہنمائے رستگاری اصفیا را رہبر است

جد او سلطان نیاں شحنہ چارم نکتا سب | رہروانرا خاک پایش توتیائے جوہر ست

یہ تحقیق وہ بڑے سمندر ہیں اللہ تعالیٰ کے فیضوں سے | واسطے فضیلتوں اور کمالات کے زیادہ بزرگ ہیں

انہ بحر عظیم من فیوض الکبریا | للفضائل والکمالات علیہ احمد است

در ریاضت شیوہ او شیوہ بابا فرید | در طریقت نسبتش فرع پیمبر است

دیدہ دل بر لقائے شحنہ وحدت مقیم | دیدہ ظاہر بکثرت بر نوازش گستر است

گر عقاب ہمتش در بر کشاید بال و پر | ہفت ایوان فلک چوں سایہ زیر شہپر است

روز و شب در یاد حق از کار گیتی مشتغل | از رضا در بر قبا بر سر ز تسلیم افسر است

شمع خورشید جمالش ساخت روشن بحر و بر | جلوہ ماہ کمالش از ذکا روشن تر است

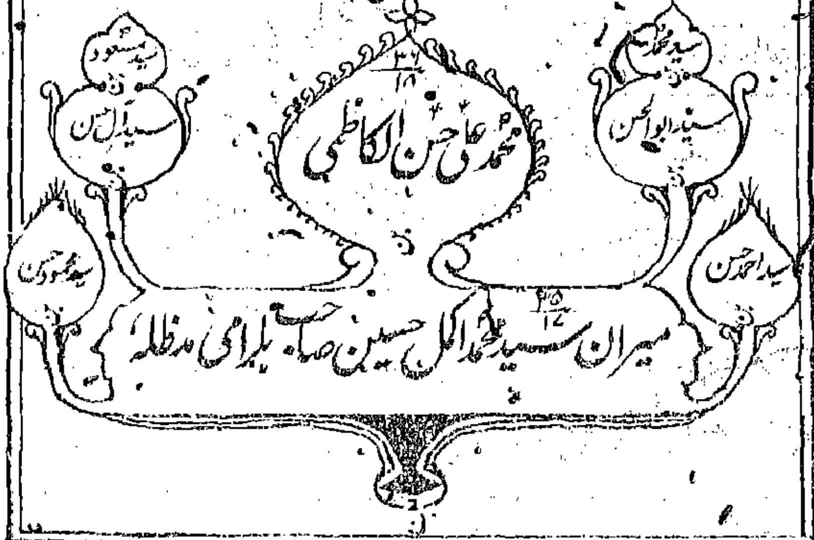
مستفیض زیر قبائے کردگار جلوہ گر | غیر حق نشناخت قدرش گر خرد را داور است

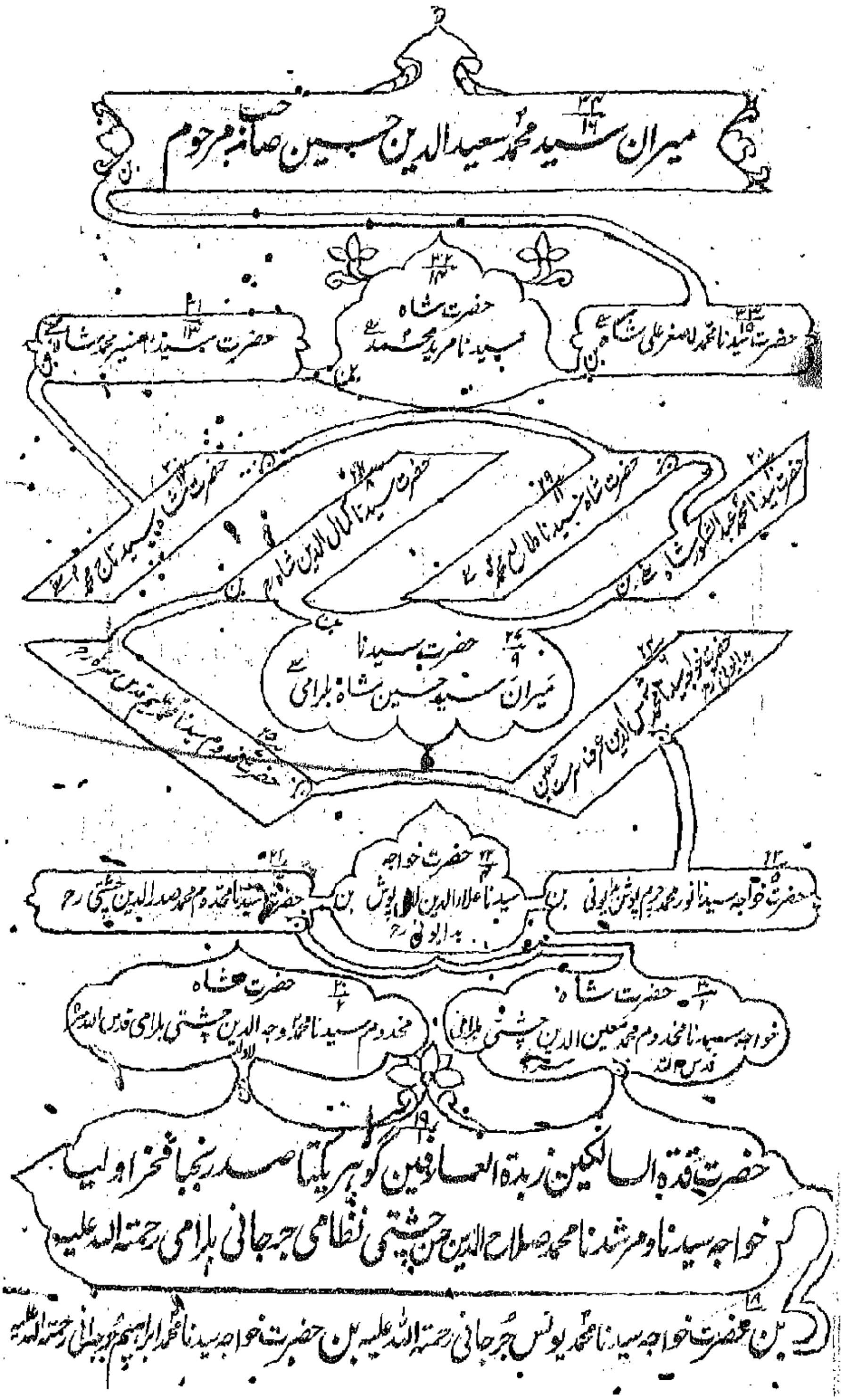
کوہ و صحرا و طیور از ذکر او در ذکر حق | شاخ و برگ ہر شجر با ذکر او ذکر آور است

کاظمیا چون ندارد مدحت او انتہا | کش زبان در کام و ذکرش کن دل کان گوہر است

صلی اللہ علیک یا محمد

سلسلہ پشت نامہ محمد علی حسن الکاظمی بلگرامی مولف کتاب ہذا عفا اللہ عنہ




میران سید محمد سعید الدین حسین صاحب مرحوم
حضرت سیدنا منیر محمد شاہ
حضرت شاہ سیدنا مرید محمد
حضرت سیدنا محمد اصغر علی شاہ
حضرت سیدنا کمال الدین شاہ
حضرت سیدنا محمد عبد الشکور شاہ
حضرت سیدنا میران سید حسین شاہ بلرامی
حضرت سیدنا مخدوم محمد صدر الدین چشتی رح
حضرت خواجہ سیدنا علاء الدین لال پوش بدایونی رح
حضرت شاہ مخدوم سیدنا محمد وجیہ الدین چشتی بلرامی
حضرت شاہ خواجہ سیدنا مخدوم محمد معین الدین چشتی بلرامی قدس اللہ سرہ
حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین گوہر یکتا صدر نشین فخر اولیا
خواجہ سیدنا و مرشدنا محمد صلاح الدین حسن چشتی نظامی جرجانی بلرامی رحمۃ اللہ علیہ
بن حضرت خواجہ سیدنا محمد یونس جرجانی رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت خواجہ سیدنا محمد ابراہیم جرجانی رحمۃ اللہ علیہ

بن حضرت خواجہ سیدنا مودود جرجانی رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت خواجہ سید محمد باقر قطب زمان رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت خواجہ سیدنا محمد حبیب رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت خواجہ سیدنا محمد انمیں رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سیدنا محمد یٰسین رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت خواجہ سیدنا محمد طٰہٰ رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت خواجہ سیدنا محمد جرجانی رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت خواجہ سید علی محدث رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت خواجہ سید احمد جرجانی سرخ گور رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت خواجہ سیدنا ہارون رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بن حضرت امام زین العابدین علیہ السلام بن حضرت سید الشہدا شہید کربلا جناب حضرت امام حسین علیہ السلام بن حضرت شیر خدا مشکلکشا امام العارفین امیر المومنین ہادی عالم مخدوم جناب حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام ؛؛

اعلان

جملہ حقوق تصنیف و تالیف کتاب ہذا محفوظ ہیں کوئی صاحب بلا اجازت مؤلف قصد طبع نہ فرماویں ورنہ بالعوض فائدہ کے نقصان اُٹھا دینگے ۔ اور جن صاحبوں کو خریداری کتاب ہذا منظور ہو ہم سے بذریعہ ویلیو پیبل پیکٹ خرید کریں ۔

المؤلف محمد علی حسن الکاظمی بلگرامی ساکنہ بلگرام ضلع ایٹہ

[illegible]

١٠	١٨	٦
٨	١٣	٩

٣	٢	٧	٨
[illegible]	٥	[illegible]	[illegible]
٧	١٣	[illegible]	[illegible]